احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

روزنامہ

الفضل ربوہ

213029

CPL 61

ایڈیٹر- عبدالسمیع خان

سوموار 15 نومبر 1999ء- 6 شعبان 1420 ہجری- 15 نبوت 1378 ہش جلد 49-84 نمبر259

اللہ تعالیٰ پر نگاہ

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ جبکہ میں آنحضرت ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھا تھا آپؐ نے فرمایا اے برخوردار! میں تجھے چند باتیں بتاتا ہوں اللہ تعالیٰ پر نگاہ رکھ۔ تُو اسے سامنے پائے گا۔ تُو اللہ تعالیٰ کو خوشحالی میں پہچان اللہ تعالیٰ تجھے تنگدستی میں پہچانے گا۔

(ترمذی ابواب صفۃ القیامۃ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جب انسان پر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی فرد جرم لگ جاوے تو کون ہے جو اس کی رعایت کرے اور بچا سکے۔ حکام خدا کے قہر اور رحم کا نمونہ ہوتے ہیں۔ اگر خدا خوش ہو تو حکام کے دل میں خود بخود رحم پیدا ہو جاتا ہے اور اگر خدا ہی ناراض ہے تو پھر انسان خود واجب سزا ہے کسی کے کیا بس کی بات۔

پس اگر تم اس دنیا میں آرام کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہو تو خدا کی طرف جھک جاؤ اور اپنی اصلاح کر لو اور پورے طور سے خدا کے ہو جاؤ (-) پنجابی کی مشہور مثل ہے کہ جے تو میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو۔ اصل بات یہی ہے کہ خدا خوش ہو تو سب خوش ہو جاتے ہیں۔ خدا کا راضی کرنا مقدم ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 504)

ہمیں حکم ہے کہ اپنے رب کی طرف جھکو

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہر چیز کو انسان کے لئے مسخر کیا گیا ہے اور کام پر لگایا گیا ہے۔ یہ تمام اشیاء۔ یہ تمام چیزیں (چھوٹی ہوں یا بڑی) جن کی حقیقت کو ایک حد تک ہم نے سمجھا اور ان کا علم حاصل کیا ہے یا ان کی وہ طاقتیں اور صفات جو ان میں پوشیدہ ہیں اور ہم پر ظاہر نہیں ہوئیں انسان کی خدمت پر لگائی گئی ہیں۔ پس اصل ذات اللہ ہی ہے جو انسان کی ربوبیت تو کرنا چاہتا ہے اور اس نے یہ حکم بھی جاری کیا ہے کہ اس کی مرضی کے بغیر کسی شخص کی ترقی (روحانی و جسمانی) میں اس کی پیدا کردہ کوئی چیز روک نہ بنے لیکن بہت سے ایسے بد قسمت انسان بھی ہوتے ہیں جو اپنے ہی کئے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کو ناراض کر لیتے ہیں اور ہر وہ چیز جسے اللہ تعالیٰ نے اس کی خدمت پر لگایا ہوتا ہے وہی اس کی ایذاء کے درپے ہو جاتی ہے وہ اُسے دکھ پہنچانے لگتی ہے۔ اسے زندگی اور حیات سے دور کر دیتی ہے اور اسے نور سے کھینچ کر اندھیروں میں لے جاتی ہے اسے خدا تعالیٰ کی رضا کی جنتوں میں داخل نہیں ہونے دیتی بلکہ شیطان کے پیچھے اسے لگا دیتی ہے اور جہنم کی طرف اس کا منہ کر دیتی ہے۔ جسمانی دکھ یا تکالیف ہوں یا روحانی طور پر ناکامیاں اور نامرادیاں ہوں یہ سب اللہ تعالیٰ کے ارادہ اور منشاء اور اس کے بنائے ہوئے قانون کے مطابق ہی ہوتے ہیں۔

پس ہمیں حکم ہے کہ اپنے رب کی طرف جھکو۔ اس سے یہ التجا کرو کہ تیری ربوبیت تامہ سے ہم کامل فیض حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ تیری حفاظت میں نہ آجائیں۔ جب تک کہ تیری نصرت اور تیری مدد ہمارے شامل حال نہ رہے جب تک کہ تو ہمیں اپنی رحمت سے نہ نوازتا رہے۔

حفاظت کے معنی ہیں ضائع ہونے سے بچانا اور اللہ تعالیٰ بڑی وضاحت سے قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ ہر چیز کو ضائع ہونے سے بچانے کا کام خود اللہ تعالیٰ کرتا ہے اور اپنی ربوبیت تامہ کو انسان کے لئے کمال تک پہنچانے کی خاطر اسے اپنی حفاظت میں لے لیتا ہے۔ اور جب تک وہ خدا تعالیٰ کی اس حفاظت میں نہ آجائے اس وقت تک ہر وقت ضائع ہونے کا خوف رہتا ہے۔ مثلاً ہمارا صدقہ و خیرات ہے۔ اگر انسان اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہو تو منّ و اذیٰ سے بچتے ہوئے صدقہ و خیرات کی حفاظت ہو جاتی ہے۔ اگر ہماری نمازیں ریا سے پاک نہ ہوں تو ان کی حفاظت ہو سکتی ہے۔ جب تک انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ توفیق نہ ملے کہ وہ ریا اور نمائش سے بچتا رہے اس وقت تک اس کی ظاہری عبادتیں (نماز روزہ وغیرہ) اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں نہیں ہوتیں۔

غرض اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو ربوبیت تامہ کی خاطر اور ہر انسان کو اس کی استعداد کے مطابق اس کے کمال تک پہنچانے کے لئے اپنی حفاظت میں لے لیتی ہے اور جس وقت اللہ تعالیٰ انسان کو اپنی حفاظت میں لے لیتا ہے اسی وقت اس کے لئے ممکن ہوتا ہے کہ وہ اپنے روحانی اور جسمانی کمالوں کو پہنچے۔

(از خطبہ 4- اکتوبر- 68ء- الفضل 16- اکتوبر 1968ء)

حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی

باقی وہی ہمیشہ غیر اس کے سب ہیں فانی
غیروں سے دل لگانا جھوٹی ہے سب کہانی

سب غیر ہیں وہی ہے اک دل کا یار جانی
دل میں مرے یہی ہے سبحان من یرانی

داخلہ معلمین کلاس وقف جدید
درخواستوں کی آخری تاریخ
20- نومبر 1999ء

○ وقف جدید کے تحت نئی معلمین کلاس جنوری 2000ء میں شروع ہو رہی ہے۔ خدمت دین کا شوق اور جذبہ رکھنے والے میٹرک پاس نوجوان اپنی زندگیاں وقف کر کے اپنی درخواستیں درج ذیل کوائف پر مشتمل مقامی صدر صاحب کی تصدیق سے ناظم ارشاد وقف جدید کو 20- نومبر 1999ء تک ارسال فرماویں۔

مورخہ یکم دسمبر 1999ء بوقت ساڑھے آٹھ بجے صبح انٹرویو ہوگا۔

مطلوبہ کوائف درج ذیل ہیں۔

نام۔ ولدیت۔ سکونت۔ عمر۔ تعلیم۔ تاریخ بیعت۔ دینی مطالعہ۔ میٹرک کی سند کی فوٹو کاپی۔

(ناظم ارشاد)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ایک احمدی طالبہ کی نمایاں کامیابی

○ عزیزہ مکرمہ امتہ الشافی ملیحہ صاحبہ بنت مکرم رانا محمد اشرف خان صاحب نے امسال ایف ایس سی (پری میڈیکل گروپ) کا امتحان سرگودھا بورڈ سے دیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ سرگودھا بورڈ میں مجموعی طور پر اول پوزیشن حاصل کی۔ انہوں نے 906/1100 نمبر حاصل کئے۔

عزیزہ موصوفہ مکرم چوہدری احمد خان صاحب مرحوم (واقف زندگی) چک نمبر 31 جنوبی کی پوتی ہیں

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو یہ اعزاز مبارک فرمائے۔ اور مزید نمایاں کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں نمبر 79

ریکارڈ شدہ:۔21۔جولائی1999ء

بقیہ

حضور انور نے ڈاکٹر صاحب کی گفتگو کے بعد فرمایا۔

ماشاء اللہ اس طرح اللہ تعالیٰ ہر جگہ احمدیوں سے ایسا سلوک کرتا ہے کہ ان کے ایمان زندہ رہتے ہیں۔

حیرت انگیز واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے کے ذریعے سے ہمیں بار بار ان باتوں کو بیان کرنے کا بھی موقع ملتا ہے۔ اس دفعہ جلسے پر بھی بہت تھوڑے سے چنے ہیں مگر پھر بھی کافی ہیں۔ دوسرے دن کی تقریر کو ذرا غو[illegible] سننا۔"

اس کے بعد حضور [illegible] نے

عزیزم وجیہہ الدین ابن چوہدری نصیرالدین صاحب آف جرمنی کو بلایا اس نے سورۃ کوثر کی تلاوت کی۔

حضور نے فرمایا:۔ چوہدری حمید اللہ صاحب جو ربوہ میں وکیل اعلیٰ ہیں۔ ان کی ایک بیٹی یہاں بیاہی ہوئی ہیں۔ ایک ناروے میں کمال یوسف صاحب کے بیٹے سے بیاہی ہوئی ہیں چھوٹی بچی۔ وہ اپنے بچے ساتھ لائی ہیں۔

عزیزم اعتزاز احمد یوسف ابن نثار یوسف صاحب۔

عزیزم اعتزاز نے حضرت مسیح موعود کا درج ذیل کلام سنایا۔

زندگی بخش جامِ احمدؑ ہے
کیا ہی پیارا یہ نامِ احمدؑ ہے
لاکھ ہوں انبیاء مگر بخدا
سب سے بڑھ کر مقامِ احمدؑ ہے
باغِ احمد سے ہم نے پھل کھایا
میرا بستاں کلامِ احمدؑ ہے

ایک کہانی

ایک بچی نے یہ کہانی سنائی

ایک کسان کے دو بیٹے تھے۔ زندگی کے آخری لمحوں میں اس نے اپنے دونوں بیٹوں کو بلوایا اور انہیں نصیحت کی کہ میرے بیٹو آپس میں مل جل کر رہنا آپس میں لڑنا نہیں۔ کسان نے اپنے دونوں بیٹوں کے لئے ترکہ میں ایک کمبل ایک گائے اور ایک درخت چھوڑے۔ دونوں بیٹوں میں سے جو بڑا بھائی تھا وہ بہت لالچی اور چالاک تھا۔ جبکہ چھوٹا بھائی سیدھا سادہ تھا۔ اس وجہ سے بڑے بھائی نے تقسیم کے وقت بھائی کی شرافت سے ناجائز فائدہ اس طرح اٹھایا۔ اور اسے کہا چلو ترکے سے فائدہ اٹھانے کے اصول طے کرتے ہیں۔ گائے کا اگلہ حصہ تمہارا اور پچھلا میرا ہے درخت کا اوپر والا حصہ میرا اور نچلا تمہارا ہوگا۔ اور رہا کمبل تو دن کو تم استعمال کرنا اور رات کو میں کر لیا کروں گا۔

اس طرح چھوٹا بھائی گائے کو گھاس ڈالتا اور پانی پلاتا تھا۔ اور بڑا بھائی مزے سے دودھ کا لطف اٹھاتا تھا۔ درخت کے پھل اور رس بڑا بھائی استعمال کرتا تھا چھوٹے بھائی بے چارے کو کھاد وغیرہ ڈال کر دیکھ بھال کرنا پڑتی تھی۔

سردیوں کی راتوں میں بڑا بھائی مزے سے سوتا تھا۔ اور چھوٹا بھائی سردی سے کانپتا رہتا تھا۔ اسی طرح بے خوابی میں اس کی رات بسر ہوتی تھی۔ اس طرح چھوٹے بھائی کی تکلیف اور محرومی کا احساس بڑھتا رہا۔ آخر علاقے کے ایک عقلمند آدمی کی نظر میں جب یہ بات آئی تو اس نے چھوٹے بھائی کے کان میں ایک ترکیب بتائی۔

بڑا بھائی جب دودھ دوہنے لگتا تھا۔ تو بتائی ہوئی ترکیب کے مطابق چھوٹا بھائی گائے کے منہ پر مارنا شروع کر دیتا تھا۔ دودھ دوھنا ایک طرح سے ناممکن ہوگیا۔ اسی طرح جب درخت سے رس اور پھل اتارنے کے لئے چڑھتا تھا۔ تو چھوٹا بھائی کلہاڑی لے کر درخت کی جڑ پر چلانا شروع کر دیتا تھا۔ کیونکہ درخت کی جڑ اس کی اپنی ملکیت تھی۔ اس وجہ سے بڑے بھائی کو خالی ہاتھ درخت سے اترنا پڑتا تھا۔ اور جہاں تک کمبل کا تعلق تھا چھوٹا بھائی دن کے وقت کمبل گیلا کر کے رکھ دیتا تھا۔ (حضور ایدہ اللہ اس کہانی سے خوب محظوظ ہوئے)

یہاں تک کہ بڑے بھائی کو سردی کا مزہ چکھنا پڑا۔ آخر بڑے بھائی کو سمجھ آگئی کہ اس طرح کام نہیں چلے گا۔ چنانچہ اس نے چھوٹے بھائی کو بلا کر کہا کہ چلو ترکہ سے دونوں بھائی مل کر برابر کا فائدہ اٹھائیں۔ اس سے پتہ چلا کہ لالچ بری بلا ہے۔

حضور نے فرمایا ٹھیک ہے جزاک اللہ

دعوت

آج کی دعوت ملک سجاد احمد صاحب ہمبرگ کے بیٹے ملک شعیب احمد کی طرف سے ہے۔ بشیر وغیرہ نے کافی محنت کر کے کھانا تیار کروایا ہے۔ امید ہے آپ لوگوں کو پسند آئے گا نہ بھی پسند آئے تو صبر شکر کر کے کھائیں۔ صبر شکر بھی بڑا ضروری ہے۔

جس بچے کی طرف سے کھانا تھا حضور انور نے اس کی تصویر دکھائی اور فرمایا اس کا شکریہ ادا کر دیں۔ جزاک اللہ۔ ماشاء اللہ اچھا پیارا بچہ ہے۔

درخواست دعا

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:۔

اب جلسے کے مہمانوں کے آنے جانے کے لئے خوب دعائیں شروع کر دیں۔ اللہ خیریت سے لائے خیریت سے لے جائے۔ کوئی غم نہ پہنچے کوئی صدمہ نہ ہو۔ ان سب کا صدمہ مجھے یہاں پہنچتا ہے۔ اس لئے ان کے لئے دعائیں کریں گے۔ تو میرے لئے بھی دعا ہو جائے گی۔

شفقتیں

ایک چھوٹی سی بچی جس کو حضور عموماً بہت پیار کرتے ہیں کو از راہ شفقت پاس بلایا اور فرمایا جب آپ بہت بوڑھی ہو جائیں گی 98 سال کی۔ اس وقت اپنی یہ تصویریں دیکھنا۔ لوگوں کو اپنے بچوں کو توتلے منہ سے بتایا کرنا۔ دیکھو میں ایسی ہوتی تھی۔ پیاری سی۔ بتایا کرنا اپنے سب بچوں، پوتوں اور پڑپوتوں کو۔

محمد عبدالھادی صاحب کے چھوٹے بیٹے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

یہ ہوشیار ہے یا اس کا بھائی۔ اس سے جو چھوٹا آئے گا ناوہ اور ہوشیار ہوگا۔ ھادی صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔ آپ خواہ مخواہ گھبرا گئے ہیں آپ کی بیگم تو ذرہ بھی نہیں گھبرائیں۔ رسول اللہ ﷺ کو زیادہ بچے پسند تھے۔ یہ کوئی شرم کی بات نہیں ہے۔ جس کو اللہ زیادہ دے اچھی بات ہے۔

آخر پر صاحبزادہ مرزا غلام قادر صاحب (قربان ہونے والے) کی تصاویر کے متعلق ارشاد فرمایا:۔

ان کی یہ دونوں تصویریں وہاں نمائش میں جلسے وغیرہ کی نمائش میں لگا دینا تاکہ دیکھنے والوں کو دعاؤں کی تحریک ہوتی رہے۔ لکھ کے نوٹ لگا دیں کہ کون ہیں۔ بہت پیاری تصویریں ہیں۔ دیکھنے والوں کو دعا کی تحریک ہوگی۔

حضور کی نئی مجالس سوال وجواب کا شیڈول

دن	پروگرام	پاکستانی وقت
جمعہ	اطفال سے سوال وجواب	صبح 6:00 بجے (دوبارہ)
	(خطبہ جمعہ)	(شام 6:00 بجے)
	اردو مجلس سوال وجواب	رات 7:30 بجے
ہفتہ	اردو مجلس سوال وجواب	دن 10:00 بجے (دوبارہ)
	مجلس عرفان اردو	شام 6:00 بجے
اتوار	مجلس عرفان اردو	دن 10:00 بجے (دوبارہ)
	لجنہ اور ناصرات سے ملاقات (جرمن)	رات 8:00 بجے
سوموار	لجنہ اور ناصرات سے ملاقات (جرمن)	دن 9:55 بجے (دوبارہ)
	لجنہ و ناصرات سے ملاقات (اردو)	رات 8:00 بجے
منگل	لجنہ و ناصرات سے ملاقات (اردو)	دن 9:55 بجے (دوبارہ)
	فرنچ دوستوں سے ملاقات (انگریزی)	شام 6:00 بجے
بدھ	فرنچ دوستوں سے ملاقات (انگریزی)	صبح 6:00 بجے (دوبارہ)
	بنگالی دوستوں سے ملاقات (انگریزی)	رات 7:00 بجے
جمعرات	بنگالی دوستوں سے ملاقات (انگریزی)	صبح 6:00 بجے (دوبارہ)
	اطفال سے ملاقات (اردو)	شام 6:00 بجے

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

بدھ 17۔نومبر1999ء

12-35 a.m. لقاء مع العرب۔
1-40 a.m. نارویجین زبان سیکھئے۔
2-00 a.m. فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ حضرت صاحب کی ملاقات
3-00 a.m. ہماری کائنات۔
3-25 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس۔ سبق نمبر47 (29-3-95)
4-30 a.m. سویڈش زبان سیکھئے۔
5-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
5-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔ ورک شاپ نمبر11
6-00 a.m. لقاء مع العرب۔
7-05 a.m. فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات۔
8-05 a.m. اردو کلاس نمبر93
9-25 a.m. سویڈش زبان سیکھئے
9-55 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس۔ سبق نمبر47
11-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عرفانِ حدیث نمبر 27

امانت اور اس کے اٹھ جانے کی پیشگوئی

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے دو حدیثیں بیان فرمائیں۔ان میں سے ایک کو میں نے پورا ہوتے دیکھ لیا ہے اور دوسری کا منتظر ہوں۔حضورؐ نے فرمایا۔

امانت لوگوں کے دلوں کی جڑ میں اتاری گئی۔جسے لوگوں نے قرآن اور سنت سے اچھی طرح سمجھ لیا۔پھر حضور نے امانت کے اٹھائے جانے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ایک آدمی تھوڑا سا سوئے گا تو امانت اس کے دل سے اٹھالی جائے گی۔اور اس کا معمولی اثر داغ کے برابر رہ جائے گا۔پھر وہ تھوڑا سوئے گا تو امانت مزید اٹھالی جائے گی یہاں تک کہ اس کا اثر اتنا رہ جائے گا جس طرح پاؤں پر چنگاری گرنے سے آبلہ بن جاتا ہے اور اس میں کچھ بھی نہیں ہوتا۔اور لوگ آپس میں لین دین کریں گے لیکن کوئی ایسا نہیں ہوگا جو امانت کا حق ادا کرے اور کہا جائے گا کہ فلاں قوم میں ایک امین شخص موجود ہے اور کہا جائے گا کہ فلاں شخص بہت عقلمند اور بہادر اور اعلیٰ ظرف ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی کے برابر بھی ایمان نہیں ہوگا۔

حضرت حذیفہ فرماتے ہیں مجھ پر ایک ایسا زمانہ بھی آیا کہ میں تم میں سے کسی کے ساتھ بھی لین دین میں کوئی پرواہ نہیں کرتا تھا اگر کوئی مسلمان ہوتا تو اسلام اس سے میرا حق دلواتا اور اگر عیسائی ہوتا تو حکمران اس سے میرا حق دلوا دیتے۔مگر آج تو میں فلاں فلاں کے سوا کسی سے لین دین نہیں کر سکتا۔

(صحیح بخاری کتاب الفتن باب اذا بقی فی حثالۃ من الناس)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

ایک اور حدیث کو لیتا ہوں جو میں نے تین حصوں میں تقسیم کی ہے(۔)حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے دو حدیثیں بیان کیں۔ایک ہی حدیث کے تسلسل میں یعنی ایک ہی روایت میں 'ایک ہی کتاب میں چونکہ ان دونوں کا ذکر الگ الگ موجود ہے اور اس میں تھوڑا سا ابہام پیدا ہوتا ہے سننے والے کے لئے 'اس لئے اس روایت کو میں نے تین حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔پہلا وہ جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی بات بیان فرمائی تھی۔دوسرا وہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے دوسری بات بیان فرمائی تھی۔تیسرا وہ جس میں حضرت حذیفہؓ کا اپنا تبصرہ ہے کہ پھر میں نے کیا کچھ دیکھا اور کس طرح میں نے ان باتوں کو پورا ہوتے دیکھا۔وہ حدیث نہیں ہے وہ اثر ہے۔ایک صحابی کی باتیں ہیں جنہوں نے حدیث پر تبصرہ کیا ہوا ہے۔اس پہلو سے اب آپ کے لئے یہ بات سمجھنا آسان ہو جائے گا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے دو حدیثیں بیان فرمائیں ان میں سے ایک تو میں دیکھ چکا ہوں اور دوسری کا منتظر ہوں۔آپؐ نے ہم سے بیان فرمایا' یہ اب حدیث شروع ہو جاتی ہے 'کہ امانت لوگوں کے دل کی جڑ یا تہہ میں اتری ہے۔اب اس کا کیا مطلب ہے؟ وہ جو میں نے پہلے ایک حدیث میں اشارہ کیا تھا وہ اسی طرف اشارہ تھا کہ **امانت ایک ایسی چیز ہے جو انسانی فطرت میں ودیعت ہوئی ہے جس کے درخت کی جڑیں فطرت انسانی میں پیوست ہیں۔ تو دل کی گہرائی میں اتری ہے۔**اگر یہ امانت دل کی گہرائی میں نہ اتری ہوتی تو وہ امانت جس کے ذریعے اس امانت کے نقوش سمجھنے میں مدد ملتی تھی وہ بیرونی نمونے ایسا انسان سمجھ ہی نہیں سکتا تھا جس کے دل میں امانت موجود نہ ہو۔پس فطرت کی امانت ایک امانت ہے۔اور دوسری امانت وہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کی امانت کا حق ادا کرتے ہوئے قرآن پر عمل کر کے دکھا دیا۔یہ دو باتیں ایسی ہیں جو اسی کو سمجھ آسکتی ہیں جس کے دل میں امانت کی جڑ ہو۔اگر دل سے امانت مٹ چکی ہو تو اسے بیرونی اثرات سے کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔چنانچہ اس تفصیل کے ساتھ اب یہ دیکھیں۔فرمایا امانت لوگوں کے دل کی جڑ یا تہہ میں اتری ہے پھر انہوں نے اسے قرآن و سنت کے مطابق پایا۔اسے پہچان لیا قرآن اور سنت کے ذریعے ورنہ محض اپنے دل میں ڈوب کر اس امانت کے نقوش کو اچھی طرح پہچاننا ہر کس و ناکس کے لئے ممکن ہی نہیں تھا۔جو لوگ اپنے خیال میں دلوں میں ڈوبتے ہیں اور حقائق تک پہنچتے ہیں ان کے آپس کے اختلافات بتاتے ہیں کہ کوئی ایک بھی حقیقت پر قائم نہیں تھا۔ایک نے کچھ اور حقیقت سمجھی' دوسرے نے کچھ اور حقیقت سمجھی۔پس اصل وہ ہے کہ اگر قرآن اور سنت کے مطابق تمہارے دل کی آواز ہو جائے یا دل کی آواز کے مطابق تم قرآن و سنت کی باتیں سنو تو یہ حقیقت ہے' اس میں شک کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔فرمایا پھر انہوں نے اسے قرآن و سنت کے مطابق پایا۔

اور آپؐ نے ہم سے اس کے رفع ہونے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا یعنی دوسری حدیث جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امانت کے رفع ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔پہلی حدیث میں امانت کی کنہ بتائی ہے 'امانت ہوتی کیا ہے۔دوسری حدیث میں ہے وہ رفع کیسے ہوگی یہ ذکر چھیڑا ہے۔انسان غفلت کی حالت میں زندگی بسر کرے گا یہاں تک کہ امانت اس کے دل سے اٹھالی جائے گی۔اس میں لفظ نومہ استعمال ہوا ہے اور بعض لوگ سمجھتے ہیں یعنی ترجمہ کرنے والے بھی یہ سمجھتے ہیں کہ ایک رات سوئے گا اور اٹھے گا تو امانت اٹھ چکی ہوگی۔یہ نہیں ہوا کرتا۔یہ اللہ کی سنت کے خلاف ہے۔نیند سے مراد غفلت کی نیند ہے۔

ایک انسان جب اپنے حقوق سے غافل رہتا ہے اور غافل رہتا چلا جاتا ہے تو رفتہ رفتہ اس کے دل سے وہ امانت اٹھتی چلی جاتی ہے جو فطرت میں ودیعت ہوئی تھی اور اس کا معمولی سا اثر باقی رہ جائے گا۔یعنی خدا نے جو چیز ودیعت کی ہے وہ اٹھ جائے گی لیکن معمولی سا نشان سا' ایک اثر باقی رہ جائے گا۔پھر وہ غفلت میں پڑا رہے گا اور ایک اور چیز ظاہر ہوگی جو بڑی دلچسپ ہے اور رازدان فطرت کے سوا کوئی اس بات کو بیان نہیں کر سکتا۔بظاہر مضمون ختم ہو گیا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مضمون کو جاری رکھا ہے یہاں تک کہ جس طرح پاؤں پر چنگاری گرنے سے آبلہ سا بن جاتا ہے اور اس میں کچھ بھی نہیں ہوتا' معمولی سا پانی سا ہوتا ہے۔ویسا اثر امانت کا باقی رہ جائے گا۔

اب اگر امانت مٹ گئی اور کچھ بھی نہ رہی تو یہ آبلہ چنگاری سے پڑنا اور اس کا اثر' اس سے کیا مراد ہے؟ اس سے مراد یہ ہے کہ ایسے لوگ جب مزید غفلت کی حالت میں زندگی بسر کریں گے تو اپنے دل میں وہ امانت کو اس طرح پائیں گے جیسے آبلہ ہوتا ہے اور آبلے کے اندر گندے پانی کے سوا کچھ بھی نہیں ہوتا۔گویا یہ لوگ امین بنتے پھریں گے اپنے دلوں میں سمجھیں گے کہ ہم تو امین ہیں ہمارے دل میں امانت کا مواد موجود ہے اور اکثر لوگ **جب غفلت کی انتہا کو پہنچتے ہیں تو بالکل یہی حال ان کا ہو جاتا ہے۔وہ دنیا کو دکھانے کی خاطر یا اپنے مفادات کی خاطر ان کے سامنے امین بنتے ہیں جب کہ امانت کا مرکز ان کے دل کا وہ چھالا ہے جس میں گندے پانی کے سوا اور کچھ بھی نہیں۔**

لوگ آپس میں ایک دوسرے سے لین دین کریں گے لیکن کوئی ایسا نہیں ہوگا جو امانت ادا کرے۔اب جب لین دین کریں گے تو دکھانے کے لئے یہ بھی تو ضروری ہے کہ دوسروں پر اعتماد قائم کیا جائے۔اور ان کو دکھایا جائے کہ ہم بڑے امین ہیں تبھی تو لین دین کرتے ہیں اور جب یہ گندہ زمانہ آئے گا تو دل کے چھالے ہوں گے 'امانت ہوگی نہیں اور دل کے چھالے دکھانے کی خاطر ہوں گے۔جس طرح چھالا ابھر کر پھول جاتا ہے اس طرح یہ اپنے دل میں ایک امانت کا ابھرا ہوا مبالغہ آمیز تصور قائم کرلیں گے۔اور اس کو ظاہر کریں گے کہ گویا ہم امین ہیں۔لوگ آپس میں ایک دوسرے سے لین دین کریں گے لیکن کوئی ایسا نہیں ہوگا جو امانت کا حق ادا کرے جب معاشرہ پہچان لے گا ان کو اور بار بار کے دھوکوں

میں مبتلا ہو کر اچھی طرح جان لے گا کہ یہ معاشرہ سارا ہی گندہ ہو چکا ہے کوئی بھی لین دین کا حق ادا کرنے والا نہیں تو پھر وہ کیا باتیں کریں گے۔ کہا جائے گا کہ فلاں قوم میں ایک امین شخص موجود ہے ڈھونڈو اس کو امین ہے کہاں۔ اور جو پہلی حدیث میں نے بیان کی ہے اس کی رو سے امانت ان کو سوائے جماعت احمدیہ کے اور کہیں نہیں مل سکتی۔

پس وہ لوگ جو امین نہیں ہیں اور محض جماعت کے رعب کی وجہ سے بنی نوع انسان کو دھوکہ دیتے ہیں ان کو میں چن چن کر جماعت سے نکال رہا ہوں اور بعض لوگ کہتے ہیں بڑی سختی کر رہا ہے۔ بالکل سختی نہیں کر رہا۔ مجھے پتہ ہے کہ ایک جماعت ہی تو ہے جو امین ہے۔ اور اگر اس امین جماعت میں گندے لوگ اسی طرح گھسے رہیں تو پھر لوگوں کا کیا حال ہو گا جو اس لئے جماعت کی طرف رجوع کریں کہ ان کی امانت پر ان کو اعتماد ہو اور ان کا رہا سہا' ان کی ساری پونجیاں پھر بھی ضائع ہوتی چلی جائیں۔ پس یہ امتیاز ہے جماعت کا جس کو قائم رکھنے کی خاطر میں مجبور ہوں کہ جہاں دھوکہ دینے والے بددیانتوں کا علم ہوتا ہے میں انہیں جماعت سے الگ کر دیتا ہوں اور اس معاملے میں کوئی رعایت نہیں کرتا خواہ اپنا عزیز ہو یا غیر ہو۔ کبھی زندگی بھر میں نے اس معاملے میں رعایت نہیں کی' نہ آئندہ انشاء اللہ کروں گا۔

آخر پر کہتے ہیں کہ مجھ پر ایک زمانہ ایسا آیا کہ میں تم میں سے کسی کے ساتھ بھی لین دین کے معاملہ میں پروا نہیں کرتا تھا۔ یعنی رسول اللہ ﷺ کا زمانہ خلفائے راشدین کا وہ زمانہ جس میں اسلامی نظام فی الحقیقت جاری تھا۔ فرماتے ہیں مجھ پر ایک ایسا زمانہ آیا کہ میں تم میں سے کسی کے ساتھ بھی لین دین کے معاملہ میں پروا نہیں کیا کرتا تھا' مجھے چھان بین کی ضرورت ہی کوئی نہیں تھی۔ اگر وہ مسلمان ہوتا تو اسلام اس سے میرا حق دلوا دیتا یعنی جو اسلام نافذ تھا اس وقت وہ حقیقی اسلام تھا' رسول اللہ ﷺ کا اسلام تھا جس میں خائن کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے تو اگر وہ مسلمان ہوتا تو میرا حق دلوا دیتا۔ اگر وہ عیسائی ہوتا یا کوئی اور تو حکمران اس سے میرا حق دلوا دیتے کیونکہ حکمران مسلمان تھے۔ کہتے ہیں پروا ہی نہیں ہوئی' کبھی کوئی پیسہ ضائع نہیں گیا۔ جب بھی سودا کیا کامل یقین کے ساتھ کہ ایک ایسے معاشرے میں سودے کر رہا ہوں جہاں حاکم مسلمان ہیں اور اسلام کی رو سے فیصلے کرتے ہیں مگر آج تو میں صرف فلاں شخص سے لین دین کر سکتا ہوں اور فلاں شخص سے' اشارے کر کے بتایا کہ بہت دور دور پھیلے پڑے ہیں یہ لوگ کیونکہ اب حکومت بھی وہ نہیں رہی جو اسلام کے تقاضے پورے کرنے والی ہو اور مجھے بہت احتیاط کرنی پڑتی ہے' سودے کے لئے ڈھونڈنا پڑتا ہے' شاذ شاذ کے طور پر ایسے آدمی ملتے ہیں۔

تو جماعت احمدیہ میں تو یہ نہیں ہونا چاہئے۔

حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان تو یہ ہے کہ اس وقت کہیں شاذ شاذ آدمی کی تلاش نہیں رہا کرتی تھی' جس سے سودا کرو ٹھیک ہوتا تھا۔ تو حقیقی احمدی معاشرہ تو وہ ہے اس کے بننے میں دیر لگے یا بنانے میں دیر لگے جہاں تک نظام جماعت کا تعلق ہے وہ جو اس کو چلانے کے ذمہ دار ہیں ان کا فرض ہے کہ مسلسل کوشش کرتے رہیں۔ یہ آخری نقطہ ہے جس تک ہم نے لازماً پہنچنا ہے کیونکہ اگر "(-) سے ملا جب مجھ کو پایا" پر عمل کرنا ہے' حضرت مسیح موعود (-) کے اس اعتماد کو اپنی ذات میں پورا کرنا ہے (-) تو پھر اس معاشرے کی تخلیق کرنی ہے اس معاشرے کی تعمیر کرنی ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ محنت تو بہت کرنی پڑے گی مگر ہو جائے گا انشاء اللہ۔ اگر ہم یہ کر سکیں تو ساری دنیا کے لئے نمونہ بن جائیں گے۔ آج یہ نمونہ کہیں ہے ہی نہیں۔ تلاش کر کے دیکھ لیں سب دھوکے' سب جھوٹ ہیں۔

میں نے ایک مثال شاید پاکستان کی پہلے بھی بیان کی تھی جب یہ ایٹم بم کا دھماکہ ہوا تو اتنا جوش تھا پاکستانیوں کے دل میں اپنے وطن کی محبت کا کہ جب یہ آواز دی وطن نے کسی نے یعنی وزیر مال نے یا خود وزیر اعظم نے کہ اپنا روپیہ یہاں بھجواؤ ہمیں ڈالرز کی ضرورت ہے' ہمیں پونڈوں کی ضرورت ہے اور ہم وعدہ کرتے ہیں کہ جو روپیہ تم پونڈوں میں یا ڈالرز میں بھجواؤ گے تم جب چاہو تمہیں پونڈوں اور ڈالرز میں مل جائے گا اور جب وعدہ کیا تو خلاف ورزی کی اور اب کل ایک بینک والے مجھے ملنے آئے تھے وہ کہہ رہے تھے بینک خالی پڑے ہیں' کچھ بھی نہیں رہا۔ میں افسر ہوں۔ ایک زمانے میں جب ریل پیل تھی بیرونی روپے کی تو اتنا کاروبار تھا کہ رات کو بھی ختم نہیں ہوتا تھا اور مجھے مجبوراً لمبا وقت بینک میں لگانا پڑتا تھا۔ کہتے ہیں اب خالی کرسیاں ہیں کوئی آنے والا نہیں' اکیلے بیٹھ کے بمشکل بینک کا وقت گزارتا ہوں کیونکہ اس وقت میں حاضری دینی ضروری ہے مگر خالی خولی' خالی لفافہ کچھ بھی باقی نہیں رہا۔ یہ جزا ہے خائن کی اور یہ لوگ سمجھتے نہیں۔

اگر یہ امانت کا حق ادا کرتے تو اتنی کثرت سے پاکستانی قوم نے جو باہر پھیلی پڑی ہے اتنا روپیہ بھیجنا تھا کہ کسی قسم کی کوئی کمی آ ہی نہیں سکتی تھی' ناممکن تھا۔ اب اس کا بد اثر یہ ہے کہ اندرونی تجارتیں تباہ ہو گئی ہیں ساری' مہنگائی کا دور شروع ہوا ہے' روپے کی قیمت گرتی چلی جا رہی ہے' بیرونی کرنسی کی بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ یہ سارے آپس میں متعلق امور ہیں اور یہ پھل ہے بددیانتی کا اور عہد شکنی کا۔ تو عہد شکنی بہت خطرناک چیز ہے۔ ایک آدمی سمجھتا ہے کہ میں نے تھوڑا سا فائدہ اٹھا لیا ہے عہد شکنی کر کے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کی ساری برکتیں اٹھ جاتی ہیں اور اس کی اولاد سے بھی برکت اٹھ جاتی ہے۔ خائن لوگوں کی اولادیں دین سے سرکنے لگتی ہیں اور رفتہ رفتہ ایسے بد انجام کو پہنچتی ہیں کہ پھر وہ روتے پھرتے ہیں کہ ہماری اولاد تباہ ہو گئی حالانکہ یہ سارے خیانت کے اثرات ہیں۔

پس اس مضمون کو معمولی نہ سمجھیں۔ میں جتنا اس پر زور دے رہا ہوں وہ زیادہ نہیں بلکہ کم ہے۔ یہ تو ایسا سلسلہ ہے جس پر کئی سال لگ سکتے ہیں اسی مضمون پر' مگر میں نے سوچا ہے کہ وقتاً فوقتاً کچھ وقفہ دے دے کر پھر دوبارہ اسی مضمون کی طرف لوٹوں گا۔

(الفضل 10' 16 نومبر 98ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واحد و لاشریک

حضرت مسیح موعود کا پُر معارف کلام

وہ دیکھتا ہے غیروں سے کیوں دل لگاتے ہو
جو کچھ بتوں میں پاتے ہو اس میں وہ کیا نہیں

سورج پہ غور کر کے نہ پائی وہ روشنی
جب چاند کو بھی دیکھا تو اس یار سا نہیں

واحد ہے لاشریک ہے اور لازوال ہے
سب موت کا شکار ہیں اس کو فنا نہیں

سب خیر ہے اسی میں کہ اس سے لگاؤ دل
ڈھونڈو اسی کو یارو بتوں میں وفا نہیں

اس جائے پُر عذاب سے کیوں دل لگاتے ہو
دوزخ ہے یہ مقام یہ بُستاں سرا نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

از ناصر احمد ظفر بلوچ

ایک مخلص اور ہمدرد خلائق وجود

مکرم بشیر احمد خان مندرانی بلوچ

تونسہ شریف کا قصبہ جو ضلع ڈیرہ غازی خاں میں واقع ہے محتاج تعارف نہیں ہے۔

وہ رود کوہی سنگھڑ کے شمالی کنارے واقع ہے اس نسبت سے عرصہ دراز تک تحصیل تونسہ تحصیل سنگھڑ کے نام سے موسوم و معروف رہی ہے۔

اس رود کوہی کے جنوب مغربی کنارے دامن کوہ سلیمان میں مندرانی بلوچوں کا مسکن ہے جو بستی مندرانی کے نام سے جانی پہچانی جاتی ہے۔ یہ بستی دنیاوی لحاظ سے عرصہ دراز تک زندگی کی ہر سہولت سے محروم رہی لیکن اس بستی کے چند سرکردہ افراد نے جو روحانی فیض پایا۔ اس سے وابستہ رہنے والے کسی بھی فرد نے بفضل تعالیٰ دنیاوی تشنگی محسوس نہیں کی۔ 1901ء میں بانی سلسلہ کی آواز پر اس بستی کے چند سرکردہ احباب کو لبیک کہنے کی سعادت نصیب ہوئی ان میں ہمارے دادا جان حضرت حافظ فتح محمد صاحب کا نام قابل ذکر ہے۔

آج یہ عاجز اپنے تایا زاد بھائی مکرم بشیر احمد خان صاحب کے ذکر خیر کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

آپ مورخہ 31-4-4 کو بستی مندرانی میں پیدا ہوئے آپ کا بچپن طالب علمی جوانی اور پھر عرصہ ملازمت قابل رشک حد تک علاقہ بھر میں نیک نمونہ کے طور پر مشہور و معروف تھا۔

آپ نے تمام امتحانات اعزاز کے ساتھ پاس کئے آپ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ اپنے گاؤں کے پہلے شخص ہیں جو ایم۔اے اردو۔ ایم۔اے اسلامیات اور ایم ایڈ تھے اور سکیل 19 پر مثالی خدمات سرانجام دے کر ریٹائر ہوئے۔

آپ نے پرائمری کا امتحان اپنے گاؤں جبکہ میٹرک کا امتحان تونسہ شریف سے پاس کیا۔ آپ حصول تعلیم کے سلسلہ میں 18 کلومیٹر کا سفر پیدل طے کرتے رہے۔

آپ انتہائی سادہ درویش صفت پابند صوم و صلوٰۃ کم گو لیکن خوش گفتار اور راست باز نافع الناس شخصیت کے مالک تھے۔

ہم مکتبوں سے ہمدردی

آپ جب پرائمری کے طالب تھے رخصت ہونے پر گھر آئے والدہ صاحبہ نے کھانا دیا تو آپ نے ایک ہاتھ سے کھانا شروع کیا جبکہ دوسرے ہاتھ کو کپڑے میں چھپائے رکھا۔ والدہ صاحبہ نے استفسار کیا کہ آپ کے ہاتھ کو کیا ہوا ہے۔ آپ نے اخفاء کی کوشش کی لیکن والدہ صاحبہ کے اصرار پر بتایا کہ لڑکے شرارتیں کر رہے تھے کہ اچانک ماسٹر صاحب آگئے۔ انہوں نے کہا کہ بشیر احمد تم ہمیشہ سچ بولتے ہو سچ سچ بتاؤ کہ کون کون شرارت کر رہا تھا۔ میں نے بتانے سے گریز کیا اور خاموش رہا جس پر مجھے ماسٹر صاحب نے مارا۔ والدہ صاحبہ نے کہا کہ بیٹا آپ بتا دیتے۔ اس پر بشیر احمد خان صاحب نے کہا اماں جی معصوم بچوں کو میری گواہی پر سزا ملتی میں نے خاموش رہ کر خود مار کھانے کو ترجیح دی۔

آپ تعلیم کی تکمیل کے بعد محکمہ تعلیم سے وابستہ ہو گئے۔ اپنی ملازمت کے دوران آپ نے اپنی محنت اور طلباء سے ہمدردی اور ان کی فلاح و بہبود اور ماتحتوں سے ہمدردی کا جو نیک نمونہ قائم کیا وہ سرکاری وغیر سرکاری ملازموں کے لئے قابل رشک ہے۔ جس کی چند مثالیں عرض کرتا ہوں۔

طلبہ سے شفقت

آپ جب بھی کسی کلاس میں جاتے تو طلبا کا یہ جائزہ لیتے کہ ان میں سے سب سے زیادہ مفلس کونسا طالب علم ہے ایسا طالب علم آپ کی توجہ اور ہمدردی کا مرکز ہوتا۔ آپ پڑھانے کے لئے غریب طالب علم کی کتاب لیتے۔ پڑھانے کے بعد اس میں کچھ نقدی رکھ دیتے۔ پہلی دفعہ طالب علم سمجھتا کہ غلطی سے ماسٹر صاحب کی رقم رہ گئی ہے۔ جب اس کو اپنی طرف آتا دیکھتے تو اس کو الگ لے جاتے پیار سے سمجھاتے کہ یہ تمہاری تعلیم کے اخراجات کے لئے ہیں۔ زندگی بھر جہاں پڑھایا غریب طالب علم ہمیشہ آپ کی ذاتی توجہ اور مالی اعانت کا مرکز رہا۔

ماتحت پروری

آپ ایک سکول کے انچارج مقرر ہوئے۔ سکول کا ایک مددگار کارکن انتہائی غریب تھا۔ آپ گاؤں سے جب پڑھانے کے لئے سائیکل پر آتے۔ راستہ میں لکڑیاں اکٹھی کر کے سائیکل کے پیچھے باندھ کر سکول کے مددگار کارکن کے گھر پہنچا دیتے جس سے مفلس کارکن نے حیران ہو کر عرض کیا سر آپ مجھے شرمندہ کیوں کرتے ہیں فرماتے آپ بڑے بھائی ہیں آپ کی آمدنی کم ہے جبکہ میرا اس پر کچھ خرچ نہیں ہوتا اس لئے آپ قطعاً محسوس نہ کریں اور مجھے اس ثواب اور خدمت سے محروم نہ کریں۔

آپ نے بحیثیت استاد کسی طالب علم کو ٹیوشن کبھی نہیں پڑھائی اور نہ ہی کسی طالب علم یا ماتحت سے کسی قسم کا مفاد یا مراعات حاصل کیں۔

فرائض کی ادائیگی میں لگن

آپ جب اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسر تھے آپ کو کوہ سلیمان کے اندر کا علاقہ دیا گیا جہاں شاذ ہی کوئی افسر جاتا تھا کیونکہ بیسیوں میل کی مسافت پیدل طے کرنا ہوتی۔ آپ کی تعیناتی کا علم جب ایک ایسے استاد کو ہوا جو آپ کا شاگرد رہ چکا تھا اس نے تمام اساتذہ کو بتایا کہ بشیر صاحب انتہائی محنتی اور دیانتدار ہیں وہ ہر سکول تک پہنچیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا آپ ہر سکول تک پہنچے آپ کا ریکارڈ تھا کہ کسی ماتحت یا طالب علم سے کھانا تک نہ کھاتے۔ آپ ہمیشہ اپنے ساتھ دال آٹا نمک اور بسکٹ وغیرہ رکھتے۔ حالات کے مطابق کہیں خود پکاتے یا ہوٹل سے استفادہ کرتے۔ دیانتداری کے ساتھ ساتھ مزاج میں خودنمائی کا شائبہ تک نہ ہوتا۔ اپنے ماتحتوں کو محبت اور پیار سے سمجھاتے اور اپنے فرائض کی ادائیگی کی نصیحت فرماتے۔

عجز و انکسار

آپ ایک سکول کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ نماز کا وقت آیا آپ نماز ادا کر رہے تھے کہ استاد نے ایک طالب علم کو کہا کہ صاحب کی جوتی صاف کر دیں۔ آپ جب جوتی پہننے لگے تو جوتی کو صاف پا کر استفسار کیا کہ یہ کس نے صاف کی ہے بتایا کہ ریاض حسین نے صاف کی ہے۔ آپ نے اس طالب علم کو بلایا اور پیار سے فرمایا۔ آپ نے کیوں تکلیف کی ہے بیٹا آپ اپنی جوتی دیں میں آپ کی جوتی صاف کر دوں۔ آپ کے اس محبت بھرے ردعمل سے طلبا اور اساتذہ انتہائی متاثر ہوئے۔

ڈیرہ غازی خاں کے سکول میں ہوسٹل سپرنٹنڈنٹ تھے۔ ہوسٹل کا ٹیوب ویل خراب ہو گیا پانی نہ ہونے کے باعث طلبا سخت پریشان ہوئے۔ صبح سویرے جب طلبا اٹھے دیکھا کہ پانی کے تمام مٹکے لبالب بھرے ہوئے ہیں۔ وہ حیران ہوئے کہ ٹیوب ویل تو خراب ہے پانی کہاں سے اور کون لایا ہے۔ ایک طالب علم نے بتایا کہ رات گئے جب میری آنکھ کھلی تو کیا دیکھتا ہوں کہ مندرانی صاحب واپڈا کالونی کے ٹیوب ویل (جو ایک کلومیٹر کی مسافت پر ہے) سے تنہا کندھے پر گھڑے لا کر مٹکوں میں ڈال رہے تھے۔

امانت و دیانت

آپ سے قبل ہوسٹل میں طلبا کے کھانے کا فی کس خرچ دو روپے آتا تھا۔ جب بطور سپرنٹنڈنٹ طلبا کے کھانے کی ذمہ داری آپ پر پڑی تو آپ کی محنت دیانتداری سے فی کس خرچ چند آنوں تک پہنچ گیا تھا آپ کا یہ ریکارڈ ضرب المثل رہا جسے بعد میں کوئی نہ توڑ سکا۔

آپ انتہائی دیانتدار اور امانتوں کی حفاظت کرنے والے تھے جو محکمہ تعلیم میں اپنی مثال آپ تھے۔

جب آپ ہوسٹل سپرنٹنڈنٹ تھے تو طلباء اپنی سیکورٹی اور نقدی وغیرہ آپ کے پاس جمع کروا دیتے تھے۔ آپ ہر طالب علم کی نقدی الگ الگ لفافے میں ڈال کر اس پر طالب علم کا نام جتنی رقم ہوتی وہ لکھ دیتے۔ جب طالب علم واپس طلب کرتا تو اس کو بعینہ وہی رقم واپس کرتے جو اس نے جمع کروائی ہوتی۔ اس میں سے ایک پائی بھی عارضی طور پر خرچ نہیں کرتے تھے۔

مخالفین کا اعتراف

آپ کی دیانتداری محنت طلبا سے ہمدردی کا چرچا زبان زدعام ہوا۔ اپنے تو اپنے بیگانے بھی آپ کے مداح تھے

ایک دفعہ ایک معروف مخالف معاند سلسلہ مولوی نے ہیڈ ماسٹر صاحب کو فون کیا کہ آپ کے تمام اساتذہ کام چور ہیں میں سب کا تبادلہ کر دوں گا ماسوائے ماسٹر بشیر احمد صاحب کا کہ وہ ہیں تو قادیانی لیکن ہیں انتہائی محنتی اور فرض شناس الفضل ما شھدت بہ الاعداء۔ آپ محض خدا تعالیٰ کے غیر معمولی فضل اور اپنی دیانتداری محنت اور فرض شناسی کے باعث نہ صرف طلبا اساتذہ بلکہ افسران بالا کی نگاہ میں بھی اپنی قابلیت اور بہترین نتائج کے باعث منفرد اور ممتاز مقام رکھتے تھے جس کی واضح مثال یہ ہے کہ محکمہ پنجاب نے صوبہ میں سے دو اساتذہ کو پی۔ایچ۔ڈی کرانے کے لئے نامزد کیا جس میں ایک بشیر احمد صاحب تھے۔

خدمت والدین کی نادر مثال

جب آپ کو محکمہ کی طرف سے اس کی باضابطہ اطلاع ملی اس پر آپ نے جو جواب دیا وہ آپ کی والدین سے غیر معمولی عقیدت اور خدمت کی روشن مثال ہے۔ آپ نے لکھا کہ خاکسار والدین کا اکلوتا بیٹا ہے والدہ صاحبہ پہلے وفات پا چکی ہیں جبکہ میرے والد محترم صاحب فراش ہیں مجھے ان کی خدمت اور عیادت کی سعادت مل رہی ہے ان حالات میں پی ایچ ڈی کے لئے جانا ناممکن ہے۔

آپ کی عادت تھی رات کو سفر کرنے کو ترجیح دیتے وسائل کی کمی کے باعث آپ اپنی ملازمت کے دوران جتنا پیدل چلے ہیں شائد ہی کوئی ملازم اتنا چلا ہو۔

احساس فرض کی غیر معمولی مثال

آپ جب واہوا میں تعینات تھے جو تونسہ شریف کے شمال کی جانب تقریباً 75 کلومیٹر پر واقع ہے سکول جانے کے لئے گاؤں سے پیدل تونسہ پہنچے تو آخری بس واہوا جا چکی تھی۔ شام کے پانچ بج چکے تھے سکول سے غیر حاضری کا تو آپ تصور بھی نہیں کر سکتے تھے احساس فرض نے انہیں پیدل سفر کرنے پر مجبور کر دیا۔ چنانچہ آپ نے اپنے معمول کے مطابق اپنے سامان کی گٹھڑی کاندھے پر ڈالی اور پیدل چل دیئے اور صبح نو بجے سکول پہنچ گئے۔

جانوروں سے ہمدردی

آپ نہ صرف انسان دوست تھے بلکہ ہر ذی روح کی تکلیف پر آپ کا دل تڑپ اٹھتا تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کے ہمسائے تین یوم کے لئے کہیں باہر گئے تو بیرونی چابی آپ کو دے گئے۔ اچانک ہمسائے کے گھر سے بلی کے بلبلانے کی آوازیں آنے لگیں آپ فوراً پہنچے کیا دیکھتے ہیں کہ بلی اندر کمرہ میں بند ہے جبکہ کمرہ مقفل تھا۔ آپ تین دن صبح و شام بلی کو پلیٹ میں دودھ ڈال کر دروازے کے نیچے سے پلاتے رہے۔

آپ کا معمول تھا کہ صبح کی نماز اور تلاوت کے بعد باقاعدگی سے چڑیوں کو روٹی کے باریک باریک ٹکڑے کر کے ڈالتے۔ ہمیشہ صبح سویرے بے شمار چڑیاں چہچہاتی ہوئیں پہنچ جاتیں اور سیر ہو کر اڑ جاتیں۔

ایک دفعہ آپ جا رہے تھے کیا دیکھتے ہیں ایک تانگہ گھوڑا نالے میں گرا پڑا ہے جبکہ کوچوان بے بسی کے عالم میں کھڑا ہے کوئی بھی اپنا کام چھوڑ کر وقت نہیں دے رہا۔ جب ہمارے بشیر بھائی پہنچے تو فوراً رک گئے۔ ہر آنے جانے والے کو محبت بھرے لہجہ میں درخواست کرنی شروع کر دی جس کے نتیجہ میں بیسیوں افراد تعاون پر آمادہ ہو گئے اور چند لمحوں میں گھوڑے کو اذیت سے نجات دلائی۔ جب گھوڑا تانگہ باہر نکل آیا تو تعاون کرنے والوں نے برادرم بشیر صاحب کو سمجھا کہ شاید یہ مالک ہیں کہنے لگے بابا مبارک ہو اب تو آپ خوش ہیں آپ نے فرمایا جزاکم اللہ میں آپ کا ممنون احسان ہوں۔

آپ کو قرآن پاک کا بہت سا حصہ زبانی یاد تھا۔ انتہائی خوش الحانی سے تلاوت کرتے اور بچوں کو قرآن پاک پڑھنے پڑھانے پر کافی توجہ اور وقت دیتے تھے۔

آپ عبادت گزار درویش ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی باذوق شخصیت کے مالک بھی تھے فارسی عربی انگلش اور اردو پر خاصا عبور تھا۔

مہمان نوازی

مہمان نوازی آپ کا طرہ امتیاز تھا۔ مرکزی مہمانوں کی تو بے حد عزت و تکریم فرماتے اور بیت الذکر مشن ہاؤس میں ان کے ساتھ سب سے زیادہ وقت دیتے۔ وفات سے کچھ عرصہ قبل محترم سید خالد احمد شاہ صاحب ناظر بیت المال تونسہ شریف گئے مکرم شاہ صاحب کی شخصیت سے آپ بے حد متاثر ہوئے۔ ان کی خدمت میں حاضر رہے۔ مرکزی وفد چونکہ ویگن میں تھا ان کی روانگی سے چند منٹ پہلے آپ بس سٹاپ پر پیدل پہنچ گئے۔ جب معزز مہمانوں کی گاڑی قریب پہنچی تو ہاتھ دے کر روکا اور عرض کیا کہ الوداع کہنے آیا ہوں۔ ساتھ ہی سب مہمانوں کو تونسہ کا مشہور سوہن حلوہ پیش کرتے ہوئے کہا تحفہ درویش قبول فرماویں۔ آپ کی زندہ دلی اور وسعت نظر کا اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ نے سب کے لئے الگ الگ تحفہ پیش کیا۔ آپ کی وفات کا جب محترم شاہ صاحب کو علم ہوا تو باوجود والدہ محترمہ کی بیماری اور شدید گرمی کے دارالضیافت تشریف لائے۔

چہرہ دیکھا جو باوجود لمبی مسافت اور کافی وقت گزرنے کے بعد بھی پھول کی طرح کھلا ہوا تھا۔

آپ انتہائی متوکل انسان تھے۔ آپ ہمیشہ فرماتے خدا داری چہ غم داری۔ آپ کے توکل علی اللہ کا صرف ایک واقعہ ہدیہ ناظرین ہے۔

لاہور میں ایم۔ایڈ کی ٹریننگ کے سلسلہ میں گئے۔ بیت الذکر میں قیام تھا۔ شام کو مطالعہ کے لئے ایک پارک میں تشریف لے گئے۔ ایک کتاب میں مبلغ 700 روپے رکھے ہوئے تھے۔ مطالعہ میں مصروف تھے کہ تین نوجوان آپ کے پاس آ گئے۔ مطالعہ کے بہانے ایک نے وہ کتاب اٹھالی جس میں آپ کی کل پونجی تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد سب کے سب چلتے بنے۔ آپ کو جب رقم کی ضرورت پڑی چیک کیا تو رقم غائب تھی۔ آپ انتہائی خوددار اور متوکل انسان تھے کسی سے مانگنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ آپ نے دعا شروع کر دی۔ اے اللہ مجھے کسی کا محتاج نہ کرنا تو ہی سبب الاسباب ہے تو ہی میری کفالت فرما۔

دوسرے دن دارالذکر میں ایک پولیس والا آیا اور کہا کہ آپ کو ایس ایچ او صاحب بلا رہے ہیں آپ تھانہ تشریف لے گئے کیا دیکھتے ہیں وہ تینوں نوجوان پولیس کی حراست میں ہیں۔ SHO نے وہ کتاب جس پر ایڈریس لکھا ہوا تھا اور 700 روپے آپ کے حوالے کر دیئے جس پر آپ نے شکریہ ادا کیا۔ پولیس کی طرف اس قسم کا مثبت رویہ ناممکن نہیں تو مشکل ضرور تھا۔ دراصل یہ آپ کے غیر معمولی توکل کا ثمر تھا۔

نماز تہجد

آپ باقاعدگی سے نماز تہجد کے لئے دو بجے شب اٹھ کھڑے ہوتے اور نماز فجر کی اذان تک نوافل ادا کرتے۔ جب آپ کی صحت خراب ہوئی تو گھر والے آپ کو آرام کا مشورہ دیتے تو آپ فرماتے سفر بہت لمبا ہے وقت کم ہے۔ میرا آرام میرا سکون نمازوں میں ہی ہیں۔

نماز تہجد میں باقاعدگی کے لئے آپ زیادہ آرام دہ بستر پر کبھی نہ سوتے تھے۔ آپ سر کے نیچے تکیہ کی بجائے بوری کو تہہ کر کے رکھ لیتے جبکہ چارپائی پر چٹائی بچھا کر اس پر سوتے۔ دوران سفر یا دوران ملازمت جس بیت الذکر کو غیر آباد پاتے اسے اپنی نمازوں سے آباد کرتے آپ ہمیشہ سفر آخرت کو یاد رکھتے اور اکثر کہتے

زندگی بلبلہ ہے پانی کا
کیا بھروسہ ہے زندگانی کا

انفاق فی سبیل اللہ

آپ جماعت کی تمام مالی تحریکوں میں بشاشت سے حصہ لیتے۔ جب کوئی گھر میں بیمار ہو جاتا تو دعا کے ساتھ فوری سیکرٹری صاحب مال کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ مریض کے نام کا صدقہ دے کر اس کی رسید حاصل کرتے۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کے ریکارڈ میں سے بے شمار صدقات کی رسیدیں ملی ہیں رشتہ داروں میں یا غیروں میں کوئی بیمار یا غرض مند ہوتا تو آپ خاموشی سے اس کی مالی خدمت کرتے جس کا دوسرے ہاتھ کو بھی علم نہ ہونے دیتے۔ برادرم منیر احمد خان صاحب بیان کرتے ہیں کہ مجھے بخار ہو گیا اور باوجود علاج کے مرض بڑھتا گیا۔ برادرم بشیر احمد خان صاحب میری عیادت کرنے والوں میں سب سے زیادہ آئے۔ ایک دفعہ دعا کے علاوہ معقول رقم دے گئے۔

میری معذرت پر بڑی محبت سے فرمایا بھائی آپ کی بیماری لمبی ہو گئی ہے علاج معالجہ پر کافی خرچ ہوتا ہے یہ قبول فرما کر مجھے ثواب کا موقع دیں۔

آپ کو علم ہوا کہ بستی مندرانی میں ایک غیر از جماعت غریب گھرانہ ہے جس کا واحد ذریعہ معاش اس کا اونٹ تھا جو مر گیا ہے۔ آپ فوراً گھر پہنچے اظہار ہمدردی کیا اور آتی دفعہ معقول رقم دی جس سے متاثرہ کنبہ حیران ہو کر رہ گیا کہ اس طرح کسی نے بھی ہماری مدد اور ہمدردی نہیں کی۔ اس کنبہ کو جب آپ کی وفات کا علم ہوا تو وہ تعزیت کے لئے آئے۔ خاتون خانہ ان کی اس نیکی اور حسن سلوک کا آبدیدہ ہو کر ذکر خیر کرتی رہی۔

آپ کے بھانجے عزیزم مکرم محمود احمد خان ایاز نے بتایا کہ آپ باقاعدگی سے عیدالاضحیٰ پر نہ صرف خود قربانی کی توفیق پاتے بلکہ عید سے قبل تمام رشتہ داروں خصوصاً تنخواہ دار ملازمین کے پاس فرداً فرداً حاضر ہوتے اور قربانی کی ترغیب دیتے۔ جب وہ کہتے کہ قربانی تو ضرور کرنی ہے فی الحال تنخواہ نہیں ملی۔ آپ فرماتے تنخواہ کی وجہ سے قربانی کی سعادت سے محروم نہ ہوں میں ادائیگی کر دیتا ہوں چنانچہ سب ملازم بھائی اور عزیز آپ کی پیشکش کے طفیل قربانی کرنے کی توفیق پاتے۔

ایفائے عہد

امسال قربانی کے لئے گائے خریدنے کے سلسلہ میں تونسہ شریف سے 10/12 کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک گاؤں گئے۔ ایک گائے کا سودا طے پا گیا جب آپ گھر گائے لے کر چلنے لگے تو غریب فروخت کنندہ نے عاجزانہ رنگ میں اس خواہش کا اظہار کیا کہ اگرچہ سودا طے ہو چکا ہے میرا حق تو نہیں بنتا اگر ممکن ہو تو قربانی کے بعد گائے کا رسہ اور اس کے گلے میں جو گانی ہے وہ اگر مجھے واپس کر دیں تو ممنون احسان ہوں گا۔ آپ نے حامی بھر لی۔ قربانی کے دوسرے دن آپ 10/12 کلومیٹر کی مسافت طے کر کے گائے کا رسہ اور گانی فروخت کنندہ کو دے کر آئے آپ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے لیکن نمود و نمائش یا خودنمائی کا شائبہ تک کبھی بھی دکھائی نہ دیتا۔

جماعتی خدمات

آپ کافی عرصہ جماعت احمدیہ بستی مندرانی کے صدر رہے ہیں اور دم واپسیں تک آپ بطور زعیم انصار اللہ جماعت تونسہ شریف میں خدمات سرانجام دینے کی سعادت پا رہے تھے۔

امسال آپ کو مجلس مشاورت میں اپنے علاقہ کی نمائندگی کا شرف بھی حاصل ہوا۔ جب ربوہ تشریف لائے تو ربوہ میں مقیم آپ کے جملہ کزنوں کی دلی خواہش تھی کہ ہمارا یہ بزرگ دعاگو درویش بھائی ہمارے گھر آئے اور قیام کرے تاکہ ان کی دعاؤں سے ہم فیض یاب ہو سکیں۔ خاکسار کو مجلس مشاورت کے دوران صدر انجمن احمدیہ کے بیرونی گیٹ پر مل گئے۔ مصافحہ معانقہ بار بار کرنے کے بعد از خود بولے ناصر خان میں معذرت خواہ ہوں آپ کے گھر نہیں آسکا۔ یہ معذرت جس محبت اور دل آویز مسکراہٹ اور اپنائیت کے ساتھ کر رہے تھے میں شرمندہ ہو رہا تھا۔ میں نے عرض کیا بہرکیف ہم چشم براہ رہیں گے۔ فرمایا دل کی بات بتاؤں دارالضیافت کے قیام اور بیت المبارک سے قربت اور وابستگی میں جو سکون اور راحت میسر آ رہا ہے وہ بیان سے باہر ہے۔ اگر خدا نے توفیق دی تو اب جب آیا تو تب ضرور رہوں گا۔ اس کے بعد مورخہ 26-6-99 کو ایسے آئے کہ تاقیامت ربوہ کے ہی ہو کر رہ گئے۔

آپ کی وفات پر جب دفتر وصیت نے آپ کا حساب چیک کیا تو بفضل تعالیٰ کھاتے میں زائد رقم جمع کروا چکے تھے آپ زندگی بھر دوسروں کے کام آتے رہے۔ خود کبھی بھی کسی پر بوجھ نہ بنتے۔

آپ نے وفات سے قبل اپنے کفن بکس اور تونسہ سے ربوہ تک کا کرایہ بس و دیگر اخراجات حساب کر کے الگ اپنے صندوق میں رکھے تھے ساتھ ہی یہ وصیت لکھی ہوئی تھی کہ میرے سفر آخرت پر کسی پر بوجھ نہیں ڈالنا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا آپ کے سفر آخرت پر برادری بس لے کر آئی سفر وحضر کے تمام اخراجات باوجود عزیزوں کی خواہش کہ ہم اپنے اس بزرگ بھائی کے سفر آخرت پر خرچ کرنے کی سعادت حاصل کریں کسی کو بھی خرچ کرنے کی ضرورت پیش نہ آئی کیونکہ ان کی وصیت کا سب کو احترام تھا۔

آپ مورخہ 25-6-99 کو مختصر سی علالت کے بعد 68 سال کی عمر میں اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے 26-6-99 کو ان کی نماز جنازہ دارالضیافت میں مکرم و محترم سید خالد احمد شاہ صاحب ناظر بیت المال نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں بعد از تدفین مکرم شاہ صاحب نے ہی دعا کروائی۔

موصوف نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ دو بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی چادر رحمت میں ڈھانپ لے اور جملہ پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔

زپ

جڈسن (Judson) نے 1891 میں ایک زپ (Zip) ایجاد کی جبکہ اس سے پہلے کپڑوں میں اور بعض دیگر چیزوں میں بٹن استعمال ہوتے تھے یہ زپ صحیح اور مناسب کام نہیں کرتی تھی چنانچہ 1913ء میں سنڈ بیک Sundback نے اسے صحیح صورت دی۔

فاؤنٹین پین

1884ء میں واٹرمین نے سب سے پہلے فاؤنٹین پین (Fountain Pen) ایجاد کیا۔ فاؤنٹین پین ایسا پین ہے جس میں سیاہی کے ذخیرہ کے لئے چھوٹی سی ٹینکی ہوتی ہے۔ اس سے قبل بغیر سیاہی ذخیرہ کئے ہوئے قلم استعمال ہوتے تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم عبدالسمیع نون صاحب لکھتے ہیں۔
15۔ اکتوبر کے روز صبح ساڑھے سات بجے بہت ٹھنڈا دودھ نوش جان کرتے ہی فوراً شدید رد عمل ہوا جو ناقابل برداشت درد پر منتج ہوا۔ ابتدائی علاج کرنے کے بعد مزید تشخیص اور معائنے کے لئے یہاں ایک پرائیویٹ کلینک میں علاج کروایا گیا۔ پھر مزید احتیاط اور گہری تشخیص کے لئے راولپنڈی کے ملٹری ہسپتال میں محترم بریگیڈیر ڈاکٹر "نوری" صاحب نے کمال شفقت اور محبت سے علاج تجویز فرمایا حوصلہ بھی دیا دعائیں بھی دیں جس سے میری صحت روز افزوں ترقی کر رہی۔ الحمد للہ۔ اور میں معمول کے کاموں میں مصروف ہو گیا ہوں۔ احباب سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرمہ اصغریٰ صاحبہ اہلیہ محترم شیخ رحمت اللہ صاحب کراچی علیل ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرم ڈاکٹر منور احمد بٹ صاحب کے بھائی مکرم انور پاشا بٹ صاحب کے ٹیومر میں کینسر کا کامیاب اپریشن لاہور کے ایک ہسپتال میں ہو گیا ہے۔ احباب سے موصوف کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم راجہ منظور احمد صاحب دار النصر غربی (ب) ربوہ کے بڑے بھائی مکرم راجہ ظہور احمد صاحب جماعت احمدیہ نصیرہ ضلع گجرات کو گر جانے کی وجہ سے سر پر چوٹ لگی ہے اور ایک پسلی میں فریکچر بھی ہو گیا ہے موصوف کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ نسیم نیازی صاحبہ اہلیہ ایس کے نیازی فیکٹری ایریا ربوہ کا اپریشن فضل عمر ہسپتال میں متوقع ہے۔ احباب جماعت سے آپریشن کامیاب ہونے کی دعا کی درخواست ہے۔

اعلان داخلہ

○ یونیورسٹی آف ارڈ (بارانی) ایگریکلچر راولپنڈی نے مندرجہ ذیل پروگراموں میں داخلہ کے لئے درخواستیں کی ہیں۔

1- M.Sc (شماریات۔ بایو ٹیکنالوجی۔ زوولوجی۔ بایو کیمسٹری۔ انتھراپالوجی۔ معاشیات۔ سوشیالوجی)
2- M.Sc آنرز (ایگریکلچر)
3- Ph.D (ایگریکلچر)
4- B.Ed
5- M.Ed

تمام پروگراموں میں داخلہ سے قبل داخلہ ٹیسٹ کلیئر کرنا ہوگا۔ نیز فارمز وغیرہ کے لئے ادارہ واقع راولپنڈی سے رابطہ کریں۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 29۔ نومبر 99ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

ولادت

○ مکرم اعجاز احمد صاحب معلم وقف جدید تھرپارکر کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 99-10-28 کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچے کا نام "سرفراز احمد توکل" عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم بہادر خان صاحب درویش قادیان کا نواسہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر۔ صالح اور خادم دین بنائے۔

○ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ دار العلوم شرقی ربوہ لکھتی ہیں کہ
میرے بیٹے مکرم لبنیٰ مبارک احمد حال مقیم جرمنی کے ہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 28۔ اکتوبر 1999ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت دانیال مبارک نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری محمد حسین صاحب کا پوتا اور مشتاق احمد مرحوم کا پڑپوتا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی عمر دراز سے نوازے نیک اور خادم دین بنائے۔ آمین

نصرت جہاں اکیڈمی کی شاندار کامیابی

○ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نصرت جہاں اکیڈمی کے طلباء نے فیصل آباد بورڈ کے تحت ہونے والے سالانہ زونل مقابلہ جات میں جو کہ لالیاں میں منعقد ہوئے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مجموعی طور پر 6 پوزیشنیں حاصل کیں۔ ان میں سے 5 میں اول اور ایک میں دوم رہے تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

1۔ باسکٹ بال اول
2۔ بیڈمنٹن سنگل اول
3۔ بیڈمنٹن ڈبل اول
4۔ ٹیبل ٹینس سنگل اول
5۔ ٹیبل ٹینس ڈبل اول
6۔ کرکٹ دوم

دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں پہلے سے بڑھ کر کامیابیوں سے نوازے۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی۔ ربوہ)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

دولت مشترکہ کا اجلاس

دولت مشترکہ کے اجلاس میں سیکرٹری جنرل امیکا این یو کو نے کہا ہے کہ پاکستان کے ساتھ جمہوریت کی بحالی کے لئے مزید بات چیت کی جائے۔ پاکستان کو اس سلسلہ میں دو سال کی مہلت دی جائے۔ نواز شریف کو صفائی کا موقع دیا جائے۔ پاکستان کے خلاف مزید تادیبی کارروائی پر اس وقت غور کیا جائے گا جب ہر طرح سے بات چیت مکمل ہو جائے گی۔ 52 ممالک کے سربراہ اس فیصلے کی تصدیق کریں گے جس میں پاکستان میں فوجی انقلاب کے بعد اس کی رکنیت معطل کر دی گئی تھی۔

افغانستان پر پابندیاں

طالبان نے کہا ہے کہ "عرب مجاہد اسامہ بن لادن کو امریکہ کے حوالہ نہیں کیا جائے گا۔ پابندیاں طالبان کو امریکہ کے سامنے جھکنے پر مجبور نہیں کر سکتیں" پابندیوں کا سب سے بڑا اثر پاکستان پر پڑے گا۔ افغانستان کی تمام تجارت پاکستان کے راستے ہوتی ہے۔ عرب مجاہد کو امریکہ کے حوالے نہ کرنے کی صورت میں اقوام متحدہ کی طرف سے افغانستان پر بین الاقوامی پابندیوں کا آغاز 14 نومبر سے ہوگا۔ پابندیوں کے تحت افغانستان کے لئے تمام بین الاقوامی پروازیں بند ہو جائیں گی۔ بیرونی دنیا میں افغانستان کے تمام اثاثے منجمند ہو جائیں گے۔

کولمبیا میں بم دھماکہ

کولمبیا کے علاقہ سانتا باربرا میں بم دھماکہ میں 7۔ افراد ہلاک اور 26 زخمی ہو گئے ہیں۔ دھماکہ بڑے منشیات فروشوں کو امریکہ کے حوالے کرنے کے فیصلہ کے بعد ہوا ہے۔

امریکہ کے خلاف ڈٹ جائیں

کیوبا کے صدر فیڈرل کاسترو نے لاطینی امریکہ کے ملکوں پر زور دیا ہے کہ وہ یورپ سے مل کر امریکہ کی ثقافتی اور اقتصادی یلغار کا ڈٹ کر مقابلہ کریں۔ امریکہ ہمارا مشترکہ دشمن ہے۔ ہمیں امریکہ کی تمام جارحانہ پالیسیوں کا مقابلہ کرنا چاہئے۔

فضائی رابطے توڑ لئے

روس نے کئی مسلمان ملکوں سے فضائی رابطے توڑ لئے ہیں۔

ایٹمی ہتھیاروں کا استعمال

امریکہ نے کہا ہے کہ جنگ میں ایٹمی ہتھیار استعمال کرنے کا پہلا حق امریکہ کا ہے۔ ایٹمی صلاحیت کے باعث ہی نیٹو میں شامل ہیں۔ جو یورپ کے لئے دفاعی چھتری ہے ہمارے یا اتحادیوں کے خلاف جارحیت ہونے پر بلاجھجک ایٹمی ہتھیاروں کا استعمال کیا جائے گا۔ ہم یورپ سے ایٹمی ہتھیار نہیں ہٹائیں گے۔

ملائیشیا میں انتخابات

ملائیشیا میں عام انتخابات 29 نومبر کو ہوں گے۔ امیدوار 20 نومبر تک کاغذات نامزدگی جمع کرا سکیں گے۔ انتخابی مہم کے لئے ایک ہفتے کا وقت ملے گا۔

منصوبہ رد کر دیا گیا

فلسطینی ریاست کے صدر یاسر عرفات نے اسرائیلی فوج کی طرف سے مغربی کنارے کے علاقے خالی کرنے کے مجوزہ منصوبے کو رد کر دیا ہے۔ یاسر عرفات کو سرکاری طور پر پیش کردہ منصوبے کے تحت اسرائیل مغربی کنارے کے دو فیصد علاقے کا مکمل جبکہ 3 فیصد کا صرف سیاسی کنٹرول فلسطینی اتھارٹی کو دے گا۔

چین کو دفاعی ٹیکنالوجی نہ دی جائے

امریکی صدر کلنٹن نے اسرائیل سے کہا ہے کہ چین کو دفاعی ٹیکنالوجی فروخت نہ کی جائے۔ نیویارک ٹائمز نے انکشاف کیا ہے کہ چین اور اسرائیل کے مابین سالوں سے اربوں ڈالر کے خفیہ سمجھوتے جاری ہیں۔ اسرائیل نے حال میں ہی چین کو جدید ترین ریڈار سسٹم بیچنے کا معاہدہ کیا ہے۔

روسی فوج کی پیش قدمی

روسی فوج پیش قدمی کرتے ہوئے چیچن کے دوسرے شہر گوڈرمس میں داخل ہو گئی ہے۔ اور شہر کو مجاہدین سے پاک کرنا شروع کر دیا ہے۔ روسی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ مجاہدین ہتھیار ڈال دیں تو چیچنیا سے مذاکرات کرنے کو تیار ہیں۔

روس کے خلاف جنگ کا اعلان

لٹویا کے سابق فوجیوں نے چیچنیا میں روس کے خلاف لڑنے کا اعلان کیا ہے۔ رضا کار فوجیوں نے کہا ہے کہ چیچن جانباز اگر اپنا ملک بچانے میں ناکام رہتے ہیں تو روسی حکومت دوسری بالٹک ریاستوں کے لئے خطرہ بن سکتی ہے۔ ہم عنقریب چیچنیا روانہ ہو جائیں گے اور روس کے خلاف جنگ کریں گے۔

مقبوضہ کشمیر میں جھڑپیں

مقبوضہ کشمیر کے مختلف علاقوں میں مجاہدین نے کارروائیاں کر کے کیپٹن سمیت 15 بھارتی فوجیوں کو ہلاک اور درجنوں کو زخمی کر دیا ہے۔ گھر گھر تلاشی کے دوران بے گناہ افراد گرفتار کر لئے گئے۔

بقیہ صفحہ 2

11-35 a.m.	چلڈرنز کارنر۔ ورک شاپ نمبر1
12-05 p.m.	سواحیلی پروگرام مذاکرہ۔
1-05 p.m.	ہماری کائنات۔
1-45 p.m.	لقاء مع العرب۔
2-55 p.m.	اردو کلاس۔ سبق نمبر93
4-00 p.m.	انڈونیشین سروس۔
5-05 p.m.	تلاوت۔ خبریں۔
5-30 p.m.	سیئنش زبان سیکھئے۔
6-05 p.m.	تبرکات۔ تقریر مولانا عبدالمالک صاحب۔ جلسہ سالانہ 1976ء
7-00 p.m.	بنگالی سروس۔
8-05 p.m.	ترجمۃ القرآن کلاس۔ سبق نمبر48 (30-3-95)
9-10 p.m.	چلڈرنز کارنر گلدستہ۔
10-00 p.m.	جرمن سروس۔
11-05 p.m.	تلاوت۔ درس الحدیث۔
11-25 p.m.	اردو کلاس۔ سبق نمبر 94۔ (3-9-95)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 13 نومبر۔ گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 17 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 27 درجے سنٹی گریڈ
سوموار 15۔ نومبر۔ غروب آفتاب۔ 5-12
منگل 16۔ نومبر۔ طلوع فجر۔ 5-10
منگل 16۔ نومبر۔ طلوع آفتاب۔ 6-36

نواز شریف کے خلاف مقدمات

معزول وزیر اعظم محمد نواز شریف کو کراچی منتقل کر دیا گیا ہے۔ وہ کراچی میں اپنے خلاف درج مقدمات کی تحقیقات کے سلسلے میں متعلقہ پولیس افسر کو بیان ریکارڈ کروائیں گے۔ لیکن قانون نافذ کرنے والے اداروں کو یقین ہے کہ سابق وزیر اعظم نواز شریف اور ان کے چار ساتھیوں کے خلاف شواہد اتنے مضبوط ہیں کہ ان پر کسی بھی کھلی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے وہ سزا سے بچ نہیں سکتے۔ تاہم پاکستان مسلم لیگ کی قانونی ٹیم کا کہنا ہے کہ ان کے پاس ایسے قانونی شواہد ہیں جن سے وہ حکومتی کیس کے بخئے ادھیڑ دیں گے۔

نواز شریف کی ناکام حکومت

برطانوی وزیر برائے امور دفتر خارجہ پیٹر ہن نے کہا ہے کہ معزول وزیر اعظم نواز شریف کی حکومت غیر مقبول اور ناکام تھی۔ جبکہ فوجی حکومت کے اقدامات سے ایسے عوام کو خوشحالی اور انصاف ملنے کی توقع ہے جو ایک عرصہ سے نالائق حکمرانوں کے ذریعے معاشی بدحالی سے دوچار ہوئے ہیں۔

سندھ کی نئی کابینہ نے حلف اٹھالیا

سندھ کی نئی کابینہ جن میں دو خواتین بھی شامل ہیں نے حلف اٹھالیا ہے۔ سندھ کے گورنر عظیم داؤد پوتا نے وزراء سے حلف لیا۔ وزراء میں پروفیسر انیتا غلام علی' بیرسٹر شاہدہ جمیل ڈاکٹر ایس ایم عدالرب' افتخار سومرو' دیوان محمد یوسف اور عبدالنبی گل حسن عباسی شامل ہیں۔ حلف کے بعد گورنر سندھ نے کہا کہ کابینہ میں مزید توسیع ہو گی۔ اور کراچی کے ساتھ ساتھ اندرون سندھ سے بھی وزیر لئے جائیں گے۔

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف کا بیان

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ اسلام آباد میں راکٹوں کے دھماکوں کا معاملہ بہت سنگین ہے۔ لیکن تفتیش مکمل ہونے تک کسی کو بھی اس کا ذمہ وار نہیں ٹھہرایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اسامہ کا معاملہ حل کرانے کے لئے ہم طالبان سے مذاکرات پر تیار ہیں ہم طالبان اور اقوام متحدہ میں سمجھوتہ کرانے کے لئے اپنا کردار ادا کرنا چاہتے ہیں۔ اور تمام پارٹیوں اور گروپوں پر مشتمل افغانستان میں نمائندہ حکومت کے حامی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گردی پاکستان کا انتہائی اہم مسئلہ ہے ہم اس کے خلاف لڑنا چاہتے ہیں۔ مگر کرپشن جیسے قومی مسائل کے باعث اسی پر توجہ مرکوز نہیں کر سکتے۔ انہوں نے کہا کہ بالخصوص مذہب کے نام پر کی جانے والی دہشت گردی کے میں بہت خلاف ہوں لیکن افغانستان میں دہشت گردی کے اڈوں کے بارے میں سو فیصد کلیئر نہیں ہوں۔

نواز شریف کی موجودہ حالت

پاکستان میں متعین کینیڈا اور ملائشیا کے ہائی کمشنر نے نواز شریف سے ملاقات کی اس ملاقات کے بعد کینیڈا کے ہائی کمشنر نے کہا ہے کہ نواز شریف سے بہت اچھا سلوک ہو رہا ہے۔ ان دونوں ہائی کمشنروں کی پیش کردہ رپورٹ دولت مشترکہ کے اجلاس کو ارسال کی جائے گی۔ اس اجلاس میں اس رپورٹ پر تبادلہ خیال ہوگا۔ تاہم اس ملاقات کی تفصیلات سے ابھی تک پردہ نہیں اٹھایا گیا۔

فوجی افسروں کے کورٹ مارشل

سرکاری حلقوں کے ایک بیان میں بتایا گیا ہے کہ نواز شریف اور ان کے قریبی ساتھیوں کے خلاف اگلے ہفتے مقدمہ کی سماعت کے فوراً بعد تین سابق فوجی افسروں لفٹیننٹ جنرل ضیاء الدین طارق' لفٹیننٹ جنرل طارق پرویز اور بریگیڈئیر جاوید ملک کے خلاف فیلڈ جنرل کورٹ مارشل میں مقدمہ کی باقاعدہ سماعت شروع ہو جایے گی۔ تینوں سابق فوجی افسروں کے خلاف چارج شیٹ تیار کر لی گئی ہے۔ تینوں سابق افسران پر فوج میں بغاوت کرنے آرمی چیف کے خلاف سازش کرنے حکومت کے ساتھ مل کر فوج کو تقسیم کرنے اور فوجی ڈسپلن کی خلاف ورزی کرنے جیسے الزامات عائد کئے گئے ہیں۔ تاہم سرکاری ذرائع کا کہنا ہے کہ جب کورٹ مارشل کی کارروائی ہو گی تو تینوں سابق افسران کو وکیل کرنے اور صفائی پیش کرنے کا مکمل موقع فراہم کیا جائے گا۔

دھماکے۔ ایک منظم کارروائی

بی بی سی نے اپنی ایک رپورٹ میں بتایا ہے کہ اگرچہ ابھی تک ان دھماکوں کے سلسلے میں کسی پارٹی نے بھی ان کی ذمہ داری قبول نہیں کی۔ لیکن یہ ایک نہایت منظم کارروائی تھی۔ بی بی سی کے مطابق یہ دھماکے پاکستان کی فوجی حکومت کے لئے مشکلات کا باعث بنیں گی۔ کیونکہ یہ دھماکے ایسے وقت میں کئے گئے ہیں جبکہ حکومت ملکی سلامتی کو مستحکم بنانے کی کوششوں میں مصروف ہے پاکستان کے وفاقی دارالحکومت میں تعینات سیکورٹی ماہرین نے ان دھماکوں کو براہ راست افغانستان اور امریکہ کی چپقلش سے منسلک کیا ہے جو اسامہ بن لادن کو گرفتار کرنے کے سلسلے میں ہو رہی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ان دھماکوں کی ذمہ دار سی آئی اے بھی ہو سکتی ہے جن کا مقصد افغانستان پر حملے کی راہ ہموار کرنا ہے۔ دوسرے حلقوں کی رائے یہ ہے کہ یہ حملہ طالبان نے کروایا ہے۔ اور ان کا مقصد امریکی انتظامیہ کو تنبیہ کرنا ہے جبکہ امریکہ کے پاکستان میں پریس اتاشی نے کہا ہے کہ ہم بغیر تحقیق اسامہ بن لادن پر یہ الزام نہیں لگا سکتے۔

اسلام آباد میں راکٹوں سے حملے

اسلام آباد میں ہونے والے میزائل دھماکے جعلی نمبر والی تین گاڑیوں سے کئے گئے اور 2 منٹ میں 7 دھماکے ریکارڈ کئے گئے۔ ایک گاڑی امریکی سنٹر کی پارکنگ دوسری امریکی سفارت خانے کے قریب اور تیسری بلیو ایریا میں کھڑی کی گئیں تھیں لیکن ان گاڑیوں سے چلائے جانے والے تمام حملے میزائلوں کے ساتھ تھے۔ دو راکٹ امریکی سنٹر کا جنگلہ توڑتے ہوئے اوپر سے گزر گئے۔ ایک راکٹ سٹیٹ بینک کی عمارت کو لگا جس سے تیسری منزل کو نقصان ہوا۔ ایک راکٹ نیشنل ڈیٹا بیس کے دفتر کی بالائی منزل سے ٹکرایا۔ پنجاب ہاؤس اور سٹی بینک بھی نشانہ تھے اسلام آباد میں دہشت گردی کی یہ سب سے بڑی کارروائی تھی۔ آب پارہ مارکیٹ سے دھماکہ خیز مواد سے بھری ہوئی ایک گاڑی پکڑی گئیں۔ تینوں گاڑیاں جن میں میزائل نصب تھے ریموٹ کنٹرول سے تباہ کر دی گئی۔ ملزموں کا فی الحال کوئی پتہ نہیں چل سکا۔ شہر میں خوف وہراس پھیل گیا۔

کلثوم نواز کی رٹ منظور

لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس راشد عزیز خان سابق معزول وزیر اعظم محمد نواز شریف کی اہلیہ کلثوم نواز شریف کی حبس بے جا کی درخواست پر ایڈووکیٹ جنرل پنجاب اور اٹارنی جنرل کو نوٹس جاری کر دیئے ہیں نواز شریف کے کنبے کی جبری قید کے بارے میں کلثوم نواز شریف کے چیف جسٹس کو لکھے گئے خط پر کارروائی کے نتیجہ میں یہ نوٹس جاری کئے گئے ہیں۔ اس کیس کی سماعت کے لئے لاہور ہائی کورٹ کا فل بنچ بنایا گیا ہے مزید سماعت 15 نومبر کو ہونے کا اعلان کیا گیا ہے۔

چھوٹے نادہندگان کے خلاف کارروائی

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے بینکوں مالیاتی اداروں سے کہا ہے کہ چھوٹے نادہندگان جنہوں نے پانچ لاکھ تک کی رقوم ادا کرنی ہیں ان کے خلاف 16 نومبر کے بعد فوری کارروائی نہیں کی جائے

پرانے "لاعلاج" امراض کا ہولزمک علاج
ٹریننگ بذریعہ ڈاک یا ریگولر کلاس...... ہومیوڈاکٹر
پروفیسر سجاد
دارالعلوم شرقی - ربوہ
☎ 04524-212694

سیلزمین
کی فوری ضرورت ہے۔
منصور احمد ظفر نصیر آباد ربوہ فون 212218

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات
خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
راجپوت جیولرز
گول بازار - ربوہ ☎ 04524-213160

ضرورت فیلڈ اسسٹنٹ
احسان ایگریکلچر فارم' موضع گھونڈ' لاہور کینٹ' کو ایک عدد فیلڈ اسسٹنٹ کی ضرورت ہے جو کہ فیصل آباد زرعی یونیورسٹی کا ڈپلومہ ہولڈر ہونے کے ساتھ ساتھ زراعت کا کم از کم دو سال کا عملی تجربہ بھی رکھتا ہو۔ برائے مہربانی' اپنی درخواست مع کوائف نیچے درج پتہ پر صدر حلقہ کی تصدیق کے ساتھ بھجوائیں۔ جزاکم اللہ
سردار انوار الغنی
H-15 ماڈل ٹاؤن لاہور 54700

8 فٹ سالڈ ڈش پر نئے سیٹلائٹ کی احمدیہ ٹیلی ویژن کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے
عثمان الیکٹرونکس
فرج۔ فریزر۔ واشنگ مشین
ٹی وی۔ ہیٹر۔ ائرکنڈیشنر۔
وی سی آر بھی دستیاب ہیں۔
رابطہ۔ انعام اللہ
1۔ لنک میکلوڈ روڈ
بالمقابل جودھا مل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
☎ 7231680
7231681
7223204
7353105

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61